محمد عمران اسلم☆

ٹیلیفون پر گفتگو کے آداب

شریعتِ مطہرہ نے ہمارے لیے میل جول، ملاقات، دوسروں سے ہم کلام ہونے اور کسی کے پاس آنے جانے کے آداب بیان فرمائے ہیں۔ عصر حاضر میں ذریعہ اِبلاغ میں ٹیلیفون کو ایک اہمیت حاصل ہے۔ ابلاغی ملاقات کے آداب کو ملحوظ رکھنا ایک مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیے اور موجودہ دور میں اِبلاغی ملاقاتوں کا غلط رجحان تبدیل کرنے اور اس کے فتنوں سے بچنے کے لئے اَز بس ضروری ہے کہ خواتین و حضرات ان آداب کا اہتمام کریں۔ چونکہ ٹیلیفون بھی بالمشافہ ملاقاتوں کی طرح ایک ملاقات کی صورت ہے، لہٰذا اسی پر قیاس کرتے ہوئے ہم ٹیلیفون کے آداب بیان کریں گے۔

اگر ہم کسی سے بات چیت اور ملاقات کرتے وقت شرعی آداب کو ملحوظ خاطر رکھیں گے تو اس سے معاشرے میں باہمی الفت و محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہوگی۔ کلام کے اندر لطف و شائستگی تب ہی پیدا ہو سکتی ہے جب ہمارا طرزِ تکلم حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے بتائے ہوئے اَحکامات کے عین مطابق ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهٗ» [صحيح مسلم:۲۵۹۴]

''نرمی جس چیز میں بھی آئے گی اسے مزین کردے گی اور جس چیز سے نرمی و لچک ختم ہوگی وہ عیب دار بن جائے گی۔''

اسی طرح ایک روایت میں ہے: «مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرُ» [صحيح مسلم:۲۵۹۲]

''جو لطف و شفقت سے محروم کر دیا گیا، وہ بہت بڑی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''

ٹیلیفون کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا کال کرنے والے اور جس کو کال کی جا رہی ہو دونوں کے لیے ضروری ہے لیکن کال کرنے والے پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان آداب کا خیال رکھے، کیونکہ وہ آغاز کرنے والا اور غرض مند ہے ذیل میں ہم فون پر گفتگو کرنے کے شرعی آداب ذکر کرتے ہیں:

◉ درست نمبر ڈائل کیجیے!

فون کرنے کے لیے سب سے پہلے جس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ مطلوبہ نمبر کی اچھی طرح تسلی کرنا ہے کہ فون نمبر کی اچھی طرح پڑتال کر لی جائے یا پھر نمبر کو کسی کاغذ پر لکھ کر اپنے سامنے رکھ لیا جائے اگر پھر بھی نمبر غلط مل جائے تو انتہائی نرم لہجے میں معذرت کی جائے تا کہ فون اٹھانے والے کے دل میں کسی قسم کا کوئی شبہ جنم نہ لے سکے۔

اسی طرح اگر آپ کو کوئی رانگ نمبر موصول ہو تو فون کرنے والے کو خندہ پیشانی کے ساتھ سمجھا دیں کہ یہ آپ کا مطلوبہ نمبر نہیں۔

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ

وتغافل عن أمور إنه لم يفذ بالحمد إلا من غفل
''معمولی حالات سے درگزر کرنا سیکھو، بے شک درگزر کرنے والا قابل تعریف ہے۔''

◉ موزوں وقت کا انتخاب

فون کرتے وقت اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھیے کہ جس طرح آپ کی مصروفیات اور ٹائم ٹیبل ہے اسی طرح دوسروں کی بھی کچھ ذاتی مصروفیات ہوتی ہیں۔آپ فون ملاتے ہوئے دوسروں کے سونے جاگنے، کھانے پینے اور راحت وآرام کے اَوقات کو مدنظر رکھیں۔اللہ تعالیٰ نے تو انسان کی مصروفیات کا اس قدر لحاظ رکھا ہے کہ تین اَوقات میں نابالغ بچے اور غلام کو بھی بلا اِجازت گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا، کیونکہ اکثر طور پر یہ اوقات انسان کے راحت وآرام اور دیگر جسمانی ضروریات کی تکمیل پر مشتمل ہوتے ہیں یہ اوقات مندرجہ ذیل ہیں: ''صبح سے قبل، دوپہر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد۔'' [النور:۵۸] اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ نے رات کے وقت مسافر کو اپنے گھر بغیر اطلاع آنے سے منع فرمایا ہے۔[صحیح مسلم:۱۹۲۸]

لہٰذا نمبر ملاتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رہے کہ آپ اگلے بندے کے لیے کسی پریشانی کا باعث تو نہیں بن رہے اور اگر فون سننے والا آپ کو بعد میں فون کرنے کا کہے تو آپ اس کی معذرت کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کرتے ہوئے فون بند کردیں۔البتہ ایسے پبلک مقامات جو ۲۴ گھنٹے لوگوں کے لیے کھلے رہتے ہیں جیسے ہوٹل، ہسپتال اور تجارتی مراکز وغیرہ تو یہاں آپ ضرورت کے تحت جب چاہیں فون کرسکتے ہیں۔

◉ فون کی گھنٹی (Bell)

ٹیلیفون پر نمبر ڈائل کرنے کے بعد بیل کا دورانیہ مناسب ہونا چاہیے اس قدر لمبا نہ ہو کہ سننے والا تنگ آجائے اور اس قدر مختصر بھی نہ ہو کہ مطلوبہ آدمی ریسیور تک بھی نہ پہنچ پائے۔نبی کریم ﷺ نے ملاقات کے لیے آنے والے کو تین مرتبہ دروازہ کھٹکھٹانے کی اجازت دی ہے اگر تین مرتبہ دستک دینے کے بعد اجازت نہ ملے تو وہ واپس لوٹ جانے کا حکم ہے۔فرمایا:«إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» [صحیح مسلم:۲۱۵۳]
''تم میں سے جب کسی کو تین مرتبہ اجازت طلب کرنے کے بعد اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ۔''

چونکہ فون کی گھنٹی کو تین مرتبہ تک محدود نہیں رکھا جاسکتا اس لیے نہ تو انتہائی مختصر بیل کی جائے اور نہ ہی اتنی طویل کہ اگلا بندہ کوفت کا شکار ہوجائے۔امام احمد بن حنبلؒ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے دروازے کو زور سے پیٹا۔آپؒ نے باہر نکل کر اسے ڈانٹا اور فرمایا:

"ذا دق الشرط" کہ ''اس طرح تو پولیس والے دروازہ پیٹتے ہیں۔'' [الأداب الشرعية:۵۸/۱]

صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ کے آرام کا اس قدر لحاظ رکھتے کہ جب وہ آپ ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹاتے تو ناخنوں کے ساتھ دستک دیتے۔[شعب الإيمان:۵۸۱۴]

ہمارے ہاں دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر لوگ دوسروں کو تنگ کرنے کے لیے تھوڑی سی بیل (Miss Call) کرکے فون بند کردیتے ہیں اس بات سے قطع نظر کہ فون ریسیو کرنے والا اس وقت کسی کام میں مصروف ہے یا وہ آرام کررہا ہے۔یقیناً یہ ایک بری عادت ہے اور اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

◉ کال کا دورانیہ

عربی کا مقولہ ہے کہ "لكل مقام مقال ولكل مقال مقدار"

''ہر گفتگو کا کوئی موقع ہوتا ہے اور ہر بات کی ایک مقدار ہوتی ہے۔''

فون کرنے والے کو چاہیے کہ اُکتا دینے والی گفتگو سے گریز کرتے ہوئے مختصر اور جامع بات کر کے فون بند کر دے۔

◉ بات شروع کرنے سے قبل سلام کہا جائے

فون کرنے والے کو چاہیے کہ وہ کلام کی ابتدا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ سے کرے، کیونکہ یہ کلمات اسلام کا شعار اُمت محمدیہ ﷺ کا شرف اور نبی ﷺ کی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ حضرت ربعیؓ سے روایت ہے کہ

''ہمیں قبیلہ بنی عامر کے آدمی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے مخصوص انداز میں حضور ﷺ کے گھر میں داخلے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ اسے اجازت طلب کرنے کا طریقہ بتلاؤ اور اسے کہو کہ وہ پہلے سلام کرے پھر اجازت طلب کرے۔ اس آدمی نے سن کر کہا: ''السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟'' تب آپؐ نے اس کو داخل ہونے کی اجازت دی۔'' [سنن أبي داؤد:۵۱۷۷]

ہمارے ہاں اکثر لوگ گفتگو کا آغاز السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کے بجائے 'ہیلو' 'گڈ مارننگ' اور 'گڈ ایوننگ' جیسے الفاظ سے کرتے ہیں۔ امن وسلامتی اور پیار ومحبت سے بھرے جملے السلام علیکم کو چھوڑ کر فرنگی الفاظ کو استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

◉ درست تعارف کروایا جائے

فون کرنے والے کو چاہیے کہ وہ سلام دعا کے بعد اپنا معروف تعارف کروائے۔ ایسا نہ ہو کہ نام پوچھنے پر آگے سے کہے کہ آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟...... ذرا کوشش تو کرو! وغیرہ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"استأذنت على النبي ﷺ فقال:« مَنْ هٰذَا » فقلت: أنا فخرج وهو يقول: «أَنَا أَنَا» [صحيح مسلم:۲۱۵۴] وزاد كأنّه كره"

''میں نے نبی کریم ﷺ سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا، میں ہوں، آپ ﷺ باہر نکلے اور فرمارہے تھے: ''میں میں کیا ہوا۔'' یعنی آپ ﷺ نے ایسے تعارف کو ناپسند فرمایا جس سے متکلم کی مکمل پہچان نہ ہوتی ہو۔

◉ گفتگو کا اختتام

جس طرح گفتگو کا آغاز سلام کے ساتھ کرنا ضروری ہے اسی طرح گفتگو کا اختتام بھی سلام کے ساتھ ہونا چاہیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: «إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ فَلْيُسَلِّمْ ، فَلَيْسَتْ الأُوْلٰى بِأَحَقَّ مِّنَ الآخِرَةِ» [سنن أبي داؤد:۵۲۰۸]

''تم میں سے جب کوئی مجلس میں جائے تو سلام کہے اور جب واپس لوٹے تب بھی سلام کہے' کیونکہ پہلی مرتبہ کا سلام دوسری جگہ پر کفایت نہیں کرسکتا۔''

◉ آواز کی کیفیت

ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوران گفتگو اپنی آواز کو پست اور مناسب رکھتے ہوئے ادب کو ملحوظ خاطر

رکھے۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ﴾ ''اپنی آواز کو پست رکھ۔'' [لقمان:١٩] لہٰذا دورانِ گفتگو میانہ روی اختیار کرتے ہوئے نہ ہی اپنی آواز کو اتنا پست کیجیے کہ بمشکل آواز سنائی دے اور نہ ہی اتنی بلند آواز ہو کہ آپ دوسروں کی ہنسی کا باعث بن جائیں۔

◉ ٹیلیفون اور عورت

اگر فون کرنے یا سننے والی عورت ہو اور مخاطب مرد ہو تو اس عورت کو چاہیے کہ اپنی آواز میں لچک پیدا نہ کرے بلکہ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ گفتگو کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اُمہات المومنین کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا﴾ [الأحزاب:٣٢]
''کسی اجنبی شخص سے نرم نرم باتیں نہ کیا کرو تا کہ جس شخص کے دل میں کسی قسم کا مرض ہو وہ کوئی امید نہ پیدا کر لے اور ان سے عام دستور کے مطابق بات کیا کرو۔''

جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بیویوں کو اپنی گفتگو میں مٹھاس اور لچک پیدا کرنے سے منع فرمایا ہے تو پھر عصرِ حاضر کی عورت پر بھی لازم ہے کہ وہ گفتگو میں نرمی اور بناوٹ سے گریز کرے۔ بلکہ عورت کا لہجہ ٹھوس، مضبوط اور بے لچک ہونا چاہیے، اسی طرح جب عورت کو شک گزرے کہ مخاطب مرد گفتگو کو عمداً طول دے رہا ہے اور اسے تسکین نفس کا ذریعہ بنا رہا ہے تو اسے چاہیے کہ فوراً سلسلۂ کلام منقطع کرتے ہوئے فون بند کر دے۔

اسی طرح گھر کے سربراہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عورتوں کی ایسی تربیت کرے کہ وہ مردوں کی موجودگی میں خود فون اٹینڈ نہ کریں اور اگر ان کی عدم موجودگی میں فون آئے تو ضروری بات کرنے کے بعد فون بند کر دیں۔

◉ مراتب کا لحاظ

فون پر گفتگو کرتے وقت اَنداز کلام مخاطب کے شایانِ شان اپنانا چاہیے آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَنْزِلُوْا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ» [سنن أبي داؤد:٤٨٤٢] ''لوگوں کو ان کے مرتبے کے مطابق اہمیت دو۔''

ایسا نہ ہو کہ جیسا انداز آپ ایک جاہل کے ساتھ اپناتے ہیں وہی انداز ایک عالم کے ساتھ اختیار کریں۔ بلکہ دورانِ گفتگو مخاطب کی عمر، مذہب، قدر و قیمت اور مقام کو خصوصی طور پر ملحوظ خاطر رکھیں۔ ٹیلی فون کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ بچوں کی چیخ و پکار اور کھیل کود کے دوران فون کرنے اور سننے سے گریز کریں تا کہ مخاطب کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

علاوہ ازیں فون پر بات کرنے والے کو چاہیے کہ وہ فون پر زور زور سے ہنسنے اور قہقہے لگانے سے گریز کرے، کیونکہ اگر آپ اپنے قریبی دوست سے اس طرح کا انداز اپنائیں گے تو بلا تامل آپ دوسروں کے ساتھ بھی ایسا ہی اَنداز کلام اختیار کریں گے جو آپ کی شخصیت کے مجروح ہونے کا باعث بنے گا۔

◉ ہولڈنگ بیل (Holding Bell)

<u>اس حوالے سے لوگوں کی دو قسمیں ہیں:</u>

ایک تو وہ ہیں جنہوں نے ہولڈنگ بیل پر گانوں اور موسیقی کی ٹونز کو سیٹ کیا ہوتا ہے اور انتظار کے دوران میوزک بیل بجتی رہتی ہے۔ جس کے حرام ہونے میں تو کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں۔ دوسرے وہ ہیں جنہوں نے قرآنی آیات کو

ریکارڈنگ پر لگایا ہوا ہوتا ہے اور جب مخاطب آن لائن ہوتا ہے تو آیت مکمل کیے بغیر گفتگو کا آغاز ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس صورت میں بھی قرآن کریم کی بے حرمتی کا اندیشہ ہے لہٰذا آیات قرانی کو بھی ہولڈنگ بیل پر لگانے سے گریز کرنا چاہیے۔

◉ کسی دوسرے کا فون استعمال کرنا

انسان کو چاہیے کہ وہ حتی المقدور دوسرے شخص کا فون استعمال کرنے سے گریز کرے، لیکن اگر اشد ضرورت پڑ جائے تو پھر انتہائی نرمی کے ساتھ اجازت لے کر مختصر وقت کے لئے فون استعمال کر لے۔ یاد رہے کہ تنگ ظرف اور چھوٹے دل والے آدمی کا فون نہ ہی استعمال کیا جائے تو بہتر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو بادل نخواستہ اجازت تو دے دے، لیکن بعد میں آپ کو سبکی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑے، اسی طرح مستعار لیے گئے فون پر وعدہ کے مطابق چھوڑ دیں وگرنہ تعلقات میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

◉ ٹیلیفون اور اہل خانہ

ایسا گھرانہ خوش قسمت ہے جس کا نگران شرعی آداب واحکام کی پاسداری کرنے والا ہے، اس نے اپنی عورتوں کی تربیت ایسی کی ہے کہ وہ مردوں کی موجودگی میں فون اٹینڈ نہیں کرتیں اور نہ ہی کسی کو بلا اجازت فون کرنے کی اجازت ہے۔ دوسری طرف وہ گھرانہ کتنا بد نصیب ہے جس کے ہاں فون استعمال کرنے کی کوئی پابندی نہیں ہے اور جن کے ہاں فون کی گھنٹی ہونے پر ہر چھوٹے بڑے مرد وعورت کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ سبقت کرتے ہوئے فون ریسیو کرے۔ ایسے گھرانوں میں دیکھنے میں آیا ہے کہ مردوں کی موجودگی میں بھی اگر عورت فون اٹینڈ کرے گی تو اجنبی مردوں کے فون کو بھی ایسے رسیو کیا جائے گا جیسے کسی محرم رشتہ دار کا بڑی مدت کے بعد فون آیا ہے۔

◉ ٹیلیفون اور مفتی

ٹیلیفون جیسی نعمت کے ذریعے انسان بوقت ضرورت کسی عالم یا مفتی سے پیش آمدہ شرعی مسئلہ کے حل کے لیے بھی رجوع کر سکتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آپ اپنا مختصر تعارف کروا کر عالم دین کے سامنے اپنا مسئلہ رکھیں اور ان سے پوچھیں کہ اگر تو آپ ابھی بتا سکیں تو مہربانی ورنہ میں بعد میں دوبارہ فون کر کے جواب وصول کرلوں گا اور جواب ملنے کی صورت میں مفتی کا شکریہ ادا کریں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ آپ مفتی کو فون کریں اور فوراً جواب ملنے کی خواہش ہو قطع نظر اس کے کہ جس وقت آپ نے مفتی صاحب کو فون کیا ہے اس وقت ان کے تدریسی اوقات ہوں یا وہ کھانے یا کسی اور کام میں مشغول ہوں۔ لہٰذا جواب نہ ملنے کی صورت میں آپ علماء ومفتیان سے بدظنی نہ رکھیں۔

ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص نے کسی عالم دین سے جواب طلب کرلیا پھر وہ دوسرے عالم دین کو فون کر کے اس کا امتحان لے گا تاکہ وہ اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرے۔ یہ انتہائی قبیح حرکت ہے جو ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہے۔ ان ساری باتوں کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خصوصی خیال رہے کہ آپ بلا اجازت کسی عالم ومفتی کی گفتگو ریکارڈ نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ ایک قسم کی خیانت ہے۔

◉ فون نعمت کب ہوگا؟

ہر وہ فون نعمت ہے جو با مقصد ہو اور جس میں اَخلاقی قوانین کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہو اور جس میں ضروریات زندگی

کی تکمیل مقصود ہو جیسا کہ آپ فون کے ذریعے مارکیٹ کے اُتار چڑھاؤ کی معلومات حاصل کریں یا کسی مریض کی عیادت کے لیے فون کا استعمال کریں۔اس حوالے سے یاد رہے کہ مریض کی عیادت کرتے وقت مختصراً حال احوال دریافت کرنے کے بعد فون بند کر دینا بہتر ہے تاکہ مریض اکتاہٹ اور کوفت کا شکار نہ ہو۔

◉ فون زحمت کب ہوگا؟

کسی مسلمان کو بلا وجہ تنگ کرنا، ان کی باتوں کو چوری چھپے سننا اور دوسرے مسلمان کی بے عزتی کرنا حرام ہے۔ اسی طرح کسی مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ دو افراد کے درمیان ہونے والی گفتگو ریکارڈ کرے۔نوع کلام چاہے دینی ہو، دنیاوی ہو، فتویٰ ہو، مباحثہ ہو یا مالی گفتگو ہو، کیونکہ یہ ایک قسم کی خیانت ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ» [سنن أبي داؤد:۴۸۶۸]
''جب آدمی اِدھر اُدھر دیکھ بات بتلا رہا ہو تو اس کی گفتگو امانت سمجھی جائے گی۔''

اگر ہر مخاطب اپنے درمیان ہونے والی گفتگو کو امانت خیال کرتے ہوئے اپنے دل میں دفن کرلے تو یہ بات معاشرتی حسن کا باعث ہوگی اور اس سے باہمی الفت ومحبت کی راہ ہموار ہوگی۔

* امام غزالیؒ فرماتے ہیں: "إفشاء السرّ خيانة وهو حرام إذا كان فيه إضرار" [فيض القدير:۱/۴۲۳]
''کسی کے راز کو نہ چھپانا خیانت ہے اور خیانت حرام ہے، لیکن اگر اس راز میں کوئی نقصان کا پہلو ہو تو پھر اس کو اصلاح پر قدرت رکھنے والے پر ظاہر کیا جاسکتا ہے۔''

* امام ماوردیؒ فرماتے ہیں:
''کسی کے راز کو ظاہر کرنا اپنے راز کو ظاہر کرنے سے بدتر ہے، کیونکہ اس سے دوہرے جرم یعنی خیانت کے ساتھ ساتھ چغلی جیسے قبیح فعل کا ارتکاب ہوتا ہے۔'' [فيض القدير:۴۲۳]

* امام راغبؒ فرماتے ہیں:
''راز دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ متکلم مخاطب کو تاکید کرے کہ ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو تک تیسرے بندے کی رسائی نہ ہو۔دوسری قسم یہ ہے کہ متکلم بات کرتے وقت ایسا انداز اختیار کرے کہ مخاطب سمجھ جائے کہ اس کی غرض یہ ہے کہ ہمارے علاوہ کوئی تیسرا ہماری گفتگو نہ سن سکے۔'' [فيض القدير:۱/۴۲۳]

اس لیے اگر آپ ٹیلیفون پر دو افراد کی بات چیت بلا اجازت سنیں یا ریکارڈ کریں تو یہ خیانت اور دھوکہ ہے اور اگر اس کو ریکارڈ کرکے شائع کردیں تو یہ خیانت کی گھٹیا ترین شکل ہے۔امانت و دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے ریسیور اٹھانے پر اگر وہاں دو اَفراد کی گفتگو جاری ہے تو آپ فوراً ریسیور رکھ کر گفتگو کے اِختتام کا انتظار کریں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ''جس آدمی نے کسی کی اجازت کے بغیر ان کی گفتگو سنی اور وہ اس گفتگو کو سننا ناپسند کرتے تھے، تو ایسے آدمی کے کان میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا۔'' [صحيح البخاري:۷۰۴۲]

◉ رانگ نمبر

یہ بات بھی معاشرے میں جڑ پکڑ چکی ہے کہ بعض پراگندہ خیال نوجوان خواتین کو تنگ کرنے اور ان کے ساتھ گپ شپ لگانے کے لیے انہیں فون کرکے ان سے بات چیت کا سلسلہ پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔بخدا یہ حرام

ہے اور بہت بڑا گناہ ہے اور عورتوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنے کا ایک راستہ ہے۔ اس حوالے سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ» [صحيح البخاري: ۵۲۳۲]

''تم اجنبی عورتوں پر داخل ہونے سے گریز کرو۔''

جب اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا گیا ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے صرف لذت و شہوت کے لئے اجنبی عورتوں کو فون کرنا بھی حرام ٹھہرا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر کوئی رانگ نمبر کے بہانے کہیں وقت گزاری کا سامان پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو قوی امکان ہے کہ کسی دوسرے وقت کوئی اور اس کے گھر میں وقت گزاری کا سامان پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ کسی شاعر نے کہا ہے:

إنّ الزنى دَين فإن أقرضته
كان الوفا من أهل بيتك فاعلم

''بے شک زنا ایک قرض ہے اگر تو نے قرض کے طور پر اس کا ارتکاب کر لیا تو جان لو تیرے گھر والوں سے اس کی وفا ہو سکتی ہے۔''

اس لیے گھر کے سربراہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے اسباب اختیار کرے جن سے ان بے ہودہ لوگوں کے شر سے بچا جا سکے۔ ہم چند ایسے طریقے ذکر کرتے ہیں جن کے ذریعے رانگ نمبرز کی وصولی کم ہو سکتی ہے۔

- مردوں کی موجودگی میں عورتوں کو ٹیلیفون اٹھانے کی اجازت نہ دی جائے۔
- عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پاس موبائل فون رکھنے سے حتی المقدور گریز کریں۔
- لڑکیوں کے کمروں میں ٹیلیفون سیٹ نہ رکھے جائیں۔
- اپنے اہل خانہ کو فون پر جواب دینے کا سلیقہ بتایا جائے اور عورتوں کو سمجھایا جائے کہ وہ گفتگو میں لچک اور مٹھاس پیدا نہ کریں اور یہ کہ بامقصد اور ضروری گفتگو ہی کی جائے۔
- گھر میں ٹیلیفون سیٹ اس جگہ رکھا جائے جہاں گھر کے افراد کی اکثر آمد و رفت ہو تا کہ نظروں کا پہرہ رہے۔
- گھر میں ٹیلی فون سیٹ ایک سے زائد نہ رکھے جائیں۔

◉ موبائل فون

موبائل فون موجودہ دور کی جدید ایجادات میں سے ہے اس کا صحیح استعمال قابل تعریف ہے اور بہت سے اَفراد کے لیے یہ ایک ناگزیر ضرورت بھی ہے، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے جان بوجھ کر اسے ضرورت بنا لیا ہے اور بلا مقصد وہ اپنا پیسہ اور وقت برباد کر رہے ہیں صرف نمائش اور خود نمائی کے لیے موبائل فون اپنے پاس رکھنا کوئی اچھی عادت نہیں بلکہ یہ تو ایک نفسیاتی مرض ہے اور ایسا شخص احساس کمتری کا شکار نظر آتا ہے جو موبائل فون کو سٹیٹس سمبل اور فیشن کی علامت سمجھتا ہے۔

یاد رہے کہ ہم موبائل فون کی افادیت اور اس کی ضرورت و اہمیت سے انکار نہیں کر رہے، بلکہ ہمارا مقصد تو اس کی نمائش اور وہ بھی بھونڈے طریقے سے، کرنے والوں کی مذمت کرنا ہے۔ بلاشبہ یہ غرض مند آدمی کی ضرورت ہے جس کو استعمال کرنا اس کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ٹیلی فون کا صحیح استعمال کرنے اور اَخلاقی قوانین ملحوظ خاطر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!